

50388- اللہ تعالیٰ نے روزے کو ہی اپنے اس فرمان ”روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دوں گا“ کیوں مخصوص کیا ہے؟

سوال

اللہ تعالیٰ نے روزے کا اجر و ثواب اپنے ساتھ کیوں مخصوص کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ابن آدم کا روزے کے علاوہ ہر عمل اس کے لیے ہے، کیونکہ روزہ میرے لیے ہے، اور اس کا اجر و ثواب بھی میں ہی دوں گا..."

صحیح بخاری حدیث نمبر (1761) صحیح مسلم حدیث نمبر (1946).

اور جب سارے اعمال اللہ کے لیے ہیں، اور ان کا اجر و ثواب بھی وہی دیتا ہے تو حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے فرمان: "روزہ میرے لیے ہے، اور اس کا اجر و ثواب بھی میں ہی دوں گا" اللہ تعالیٰ نے روزے کو اس کے لیے مخصوص کیوں کیا ہے، اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کے معنی اور روزے کو اس فضیلت کے ساتھ مخصوص کرنے کے اسباب میں اہل علم کی دس توجیحات بیان کی ہیں ان میں اہم درج ذیل ہیں:

1- دوسرے اعمال کی طرح روزے میں ریاء کاری نہیں ہو سکتی، قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب سارے اعمال میں ریاء کاری داخل ہو سکتی ہے، اور روزہ ایک ایسا فعل ہے جس پر اللہ کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی جانب مضاف کیا، اور اسی لیے حدیث میں فرمایا:

"وہ میری بنا پر اپنی شہوت ترک کرتا ہے"

اور ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سب عبادات کرتے وقت ظاہر ہو جاتی ہیں، اور بہت ہی کم ایسی ہیں جن میں ریاء کا شائبہ نہ ہوتا ہو، یعنی ہو سکتا ہے اس میں ریاء شامل ہو، لیکن روزہ ایسا عمل ہے جس میں ریاء کاری کا شائبہ بھی نہیں.

2- "اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دوں گا"

اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے اجر و ثواب اور نیکیوں کی زیادتی کی مقدار کا علم صرف مجھے ہے، کسی اور کو نہیں.

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس کا معنی یہ ہے کہ: باقی اعمال کے اجر و ثواب کی مقدار کا لوگوں کو بتا دیا گیا ہے، اور یہ کہ اس میں دس سے سات سو تک اضافہ کیا جا سکتا ہے، یا جتنا اللہ چاہے، لیکن روزہ ایک ایسا عمل ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ بغیر کسی مقدار کے دے گا، اس کی شہادت مسلم شریف کی درج ذیل روایت سے ملتی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ابن آدم کے ہر عمل کی نیکیاں دس سے لیکر سات تک میں اضافہ کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لیکن روزہ نہیں، کیونکہ روزہ میرے لیے ہے، اور اس کا اجر و ثواب بھی میں ہی دوں گا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1151).

یعنی اس کا اجر و ثواب میں بغیر حساب و کتاب اور بغیر مقدار کے دوں گا، یہ بالکل اس فرمان کی طرح ہے:

﴿صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر و ثواب دیا جائیگا﴾.

3- "روزہ میرے لیے ہے"

اس فرمان کا معنی یہ ہے کہ میرے ہاں سب سے محبوب ترین اور مقدم عبادت یہی روزہ ہے.

ابن عبد البر کہتے ہیں: باقی سب عبادت پر روزے کی فضیلت کے لیے "روزہ میرے لیے ہے" کہنا ہی کافی قرار دیا.

اور امام نسائی رحمہ اللہ نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم روزے رکھا کرو، کیونکہ اس کی مثل کوئی اور عمل نہیں"

سنن نسائی حدیث نمبر (2220) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

4- یہاں پر شرف اور عظمت کی اضافت ہے، جسے بیت اللہ کہا جاتا ہے، حالانکہ ساری مساجد تو اللہ کی ہیں ہی لیکن بیت اللہ کی اضافت شرف و عظمت کی اضافت ہے.

زین بن مہیر کہتے ہیں:

اس طرح کے سیاق میں عمومی جگہ میں تخصیص سے عظمت و شرف کے علاوہ کچھ سمجھا نہیں جاسکتا.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"یہ عظیم الشان حدیث کسی ایک وجوہات کی بنا پر روزے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے:

پہلی وجہ:

سارے اعمال میں سے روزہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے مخصوص کیا ہے، اور یہ اس کے نزدیک شرف اور روزے کی محبت کی وجہ ہے، اور اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے اظہارِ اخلاص کی بنا پر، کیونکہ روزہ بندے اور اس کے رب کے درمیان راز ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہوسکتا، کیونکہ روزہ دار کے لیے لوگوں سے خالی جگہ اور دور جا کر روزے کی بنا پر اللہ

تعالیٰ کی جانب سے حرام کردہ اشیاء استعمال کرنا ممکن ہے، لیکن اس کے باوجود وہ انہیں استعمال نہیں کرتا، اس لیے کہ اسے علم ہے کہ اللہ عزوجل اس کی خلوت میں بھی اسے دیکھ رہا ہے، اور اس نے ان اشیاء کا استعمال اس پر حرام کیا ہے، چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کی سزا اور عقاب کے ڈر، اور اس کے اجر و ثواب کے حصول کی امید رکھتے ہوئے اسے ترک کر دیتا ہے۔

تو اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے اس کے اس اخلاص کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے سارے اعمال میں سے صرف روزے کو ہی اپنے ساتھ مخصوص کیا ہے، اور اسی لیے فرمایا:

"وہ میری وجہ سے اپنی شہوت اور کھانا پینا ترک کرتا ہے"

اور اس خصوصیت کا فائدہ روز قیامت ظاہر ہوگا، جیسا کہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا قول ہے:

"روز قیامت جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا حساب و کتاب کرے گا، اور اس کے ذمہ جو بھی ظلم ہو گئے وہ اس کے سارے اعمال سے ادا کیے جائیں گے، لیکن روزہ سے نہیں، باقی جو بھی بچے گا وہ اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لے گا اور روزہ کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔"

دوسری وجہ:

اللہ تعالیٰ نے روزے کے متعلق فرمایا ہے:

"اور اس کا اجر و ثواب بھی میں ہی دوں گا"

اللہ تعالیٰ نے اجر و ثواب کی اضافت اپنی ذات کریم کی طرف کی ہے؛ کیونکہ سارے اعمال صالحہ کے اجر و ثواب میں عدد کے حساب کے اضافہ ہوتا ہے، ایک نیکی دس سے لیکر سات سو اور اس سے بھی زیادہ تک بڑھتی ہیں، لیکن روزے کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ بغیر کسی محدود عدد اور بغیر حساب و کتاب مخصوص کیا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب سے زیادہ کرم کرنے والا اور بہت زیادہ جود و سخا کا مالک، اور عطیہ کرنے والا ہے، چنانچہ روزے کا اجر و ثواب بغیر حساب و کتاب اور عظیم ہے، روزہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری پر صبر کرنے، اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے اجتناب پر صبر کرنے، اور کھانے پینے اور بدن کی کمزوری جیسی مقدر تکلیفوں پر صبر کرنے کا نام روزہ ہے۔

اس روزے میں صبر کی تینوں قسمیں جمع ہیں، جس سے یہ ثابت ہوا کہ روزہ صبر کرنے والے ہی رکھتے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اللہ تعالیٰ یقیناً صبر کرنے والوں کو بے حساب و کتاب اجر و ثواب سے نوازے گا﴾۔ الزمر (10)... انتہی۔

دیکھیں: مجالس شہر رمضان صفحہ نمبر (13)۔

واللہ اعلم۔